بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

آخر وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا۔ یعنی سرینگر میں جو قومی یکجہتی کانفرنس بڑے چاؤ چوچلے اور دھوم دھام سے ہوئی تھی اور اس میں جو فیصلے کئے گئے تھے اور اُن کی روشنی میں حکومت کی جانب سے اب تک جو اقدامات کئے گئے ہیں' اُن سے فرقہ وارانہ فسادات کے انسداد کا مقصد کیونکر اور کب حاصل ہوگا اس کا جواب تو ابھی شک وشبہ اور تردد وتذبذب کے پردہ میں مستور ہے۔ لیکن فوری اثر یہ ضرور ہوا ہے کہ مسلمانوں میں بے اعتمادی' بددلی اور مایوسی وناکامی کا احساس اور فزوں سے فزوں تر ہوگیا ہے اور اس کی بڑی وجہیں دو ہیں (۱) اس معاملہ میں ملک کے بعض اور دوسرے معاملات کی طرح ارباب اقتدار کا طریق فکر (Approach) اور نقطۂ نظر درست نہیں ہے۔ اُن کے خیال میں فرقہ وارانہ فسادات کا مسئلہ ایک سیاسی معاملہ ہے اس بنا پر ایک سیاسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جو تدابیر اختیار کی جاتی ہیں مثلاً بیانات دینا' تقریریں کرنا' کانفرنسیں منعقد کرنا اور اس طرح رائے عامہ کو ہموار کرنے کی کوشش کرنا۔ فسادات کی روک تھام کی غرض سے حکومت بھی یہ ہی طریقے اختیار کر رہی ہے۔ حالانکہ۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ یہ معاملہ سیاسی ہرگز نہیں ہے بلکہ لا اینڈ آرڈر کا معاملہ ہے اور یہ اسی طرح حل ہوسکتا ہے۔ (۲) اس کے علاوہ دوسری وجہ یہ ہے ملک میں عام طور پر اور مسلمانوں میں خصوصاً یہ بات بڑی شدت کے ساتھ محسوس کی جاتی ہے کہ حکومت کے قول اور فعل میں مطابقت نہیں ہے وہ نیک ارادہ اور اچھے جذبہ کے ساتھ ایک بات کہتی ہے اُس کو قانونی شکل دیتی ہے اور اس راہ میں تھوڑا بہت کچھ عملی اقدام بھی کرتی ہے لیکن اسے پوری قوت اور عزم کے ساتھ نافذ نہیں کرسکتی۔ اس بنا پر سارا پروگرام انتشار و پراگندگی کا شکار ہوکر رہ جاتا ہے اور حالت پہلے سے بھی بدتر ہوجاتی ہے۔ یہ کوئی نئی اور انوکھی بات نہیں' بلکہ اسی بے یقینی اور کمزوری کے مناظر اکثر وبیشتر نظر آتے رہتے ہیں۔

چنانچہ قومی یکجہتی کانفرنس اور اس کی تجاویز کے بعد اب تک جو دیکھنے میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ